دیا، بلکہ دوسرے سے کروایا بھی —— جبکہ فقہ حنفی بھی یہی کہتی ہے، اور بریلوی پیشوا کا فتویٰ بھی یہی ہے —— لیکن اس کے باوجود اگر سلطان کے خلاف بغضِ باطن کا اظہار ہورہا ہے اور سعودی حکومت کے خلاف خوفناک آرائی بھی جاری ہے، تو یہ ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے؟ اب دو ہی صورتیں ہیں:

۱۔ یا تو بریلوی حضرات یہ اعتراف کریں کہ ان کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے محض ڈھونگ اور جھوٹے ہیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو ماننے سے واضح انکار کریں۔ ساتھ ہی ساتھ فقہ حنفی سے بغاوت کا اعلان بھی کریں اور اپنے روحانی پیشوا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے خلاف بھی وہی طرزِ عمل اختیار کریں جو وہ سعودی حکومت کے سلسلہ میں اپنائے ہوئے ہیں!

۔—— اس طرح شیعوں کو بھی چاہیئے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عقیدت کے دعوے سے دستبردار ہوجائیں، اور قبروں پر سے قبے اور گنبد وغیرہ گرانے سے متعلق آپؓ کے طرزِ عمل کے خلاف ویسے ہی احتجاج کریں، جیسے وہ سعودی حکومت کے خلاف کررہے ہیں!

۲۔ اور یا پھر کتاب وسنت سے قبروں پر عمارتیں تعمیر کرنے کے جواز کی دلیل پیش کریں، اور یوں سلطان عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا چیلنج قبول کرتے ہوئے مسمار شدہ قبے اور گنبد سونے چاندی سے تعمیر کروالیں —— سلطان نے کہا تھا:

"اگر دنیا کے محققین علماء اس کا فیصلہ کردیں کہ دوبارہ ان مآثر کا تعمیر کرنا ضروری ہے تو میں ازسرِنو انہیں سونے چاندی سے تعمیر کرانے کے لئے تیار ہوں!"

—— چنانچہ آج بھی ؎

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے!

—— ورنہ محض شور مچانے میں اپنی صلاحیتیں ضائع کرنے سے فائدہ؟

ہاں ایک تیسری ممکنہ صورت یہ بھی ہے کہ وہ کتاب وسنت کی عملداری کے سلسلہ میں نہ صرف سعودی حکومت کو خراجِ تحسین پیش کریں، بلکہ خود بھی کتاب وسنت کے متبع صادق بن کر رب کی رضا کے متلاشی ہوں، اور اپنی دنیا کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت کو بھی سنوارلیں —— واللہ الهادی والیہ المرجع والمآب، وما علینا الا البلاغ!

(محمد مدنی)

حج وعمرہ

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے، حج ۹ھ میں فرض ہوا۔ جو شخص بیت اللہ تک جانے اور خرچ برداشت کرنے کے قابل ہو، اس پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ حج کی فضیلت ظاہر و باہر ہے!

۱۔ حجِ مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔ (بخاری)

حجِ مبرور وہ حج ہے جس میں حاجی سے گناہ نہ ہوا ہو اور تمام کام سنت کے مطابق ادا ہوئے ہوں۔

۲۔ حج تمام گناہوں کا کفارہ ہے۔ (بخاری)

۳۔ ایمان اور جہاد کے بعد سب سے افضل عمل حجِ مبرور ہے۔ (بخاری ومسلم)

۴۔ حاجی کی دعاء اپنے حق میں قبول ہوتی ہے، اور جس کے لئے حاجی دعاء کرے اس کے حق میں بھی قبول ہوتی ہے۔ (مستدرک حاکم)

۵۔ ماہِ رمضان میں عمرہ، حج کے برابر ہے۔ (بخاری ومسلم)

حج نہ کرنے والے کیلئے وعید

حج کی فرضیت کا منکر کافر، مرتد اور اسلام سے خارج ہے۔ اور جو مسلمان استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتا، اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایسا شخص یہودی ہو کر مرے یا عیسائی سب برابر ہے۔ (ترمذی)

حج کی فرضیت کے شرائط

جب کسی کے لئے حسب ذیل شرطیں پوری ہو جائیں تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے:

(۱) آدمی مسلمان ہو۔ (۲) بالغ، صاحبِ عقل و ہوش ہو۔ (۳) راستہ پُرامن ہو۔
(۴) آمد و رفت کے لئے زادِ راہ اور سواری، نیز سفرِ حج کی مدت تک کے لئے اہل وعیال

کے اخراجات کا انتظام ہو۔ (۵) عورت کے لئے محرم یا شوہر کا انتظام ہو۔ (٦) آزادی، یعنی حاجی سفرِ حج کے لئے پوری طرح آزاد اور با اختیار ہو، غلام اور بھاگے ہوئے قیدی پر حج فرض نہیں۔

حج کے نام پر چندہ کرکے یا قرض لے کر حج کرنا جائز نہیں ؟ (بیہقی)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَتَزَوَّدُوا . . . ."

"اور حج کے لئے سامان تیار کرو۔"

حج کے اقسام

حج کی تین قسمیں ہیں: افراد، قِران، تمتع

۱- افراد: وہ حج ہے جس میں صرف حج کی نیت سے احرام باندھا جائے، اور حج کے تمام ارکان ادا کر کے دسویں ذی الحجہ کو منیٰ میں احرام کھول دیا جائے۔

۲- قِران: وہ حج ہے جس میں حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ ہی باندھا جائے اور عمرہ کے بعد احرام نہ کھولا جائے، حتیٰ کہ دسویں تاریخ قربانی اور طوافِ زیارت سے فارغ ہو جائے۔ البتہ حجِ قِران کے لئے قربانی کا جانور ضروری ہے۔

۳- تمتع: یعنی حاجی میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھ کر آئے اور عمرہ کر کے احرام کھول دے۔ آٹھویں ذی الحجہ کو دوبارہ حج کے لئے احرام باندھے اور حج کے تمام ارکان ادا کر کے حج پورا کرے۔ یہ حجِ تمتع ہے۔

حجِ تمتع میں بھی جانور (اونٹ یا گائے یا بکرا یا دنبہ) ذبح کرنا ضروری ہے۔

حج کے ارکان

حج کے ارکان چار ہیں:

(۱) احرام (۲) وقوفِ عرفہ (۳) طوافِ افاضہ (۴) صفا و مروہ کی سعی۔

ان میں سے کسی کے چھوٹنے سے حج پورا نہیں ہوتا۔

حج کے واجبات

حج کے واجبات چھ ہیں:

۱- میقات سے احرام باندھنا۔

۲- غروبِ آفتاب تک عرفہ میں قیام کرنا۔

۳- مزدلفہ میں رات گذارنا۔

۴ - ایامِ تشریق کی راتوں کو منیٰ میں گذارنا۔

۵ - جمرات کو ترتیب کے ساتھ کنکری مارنا۔

۶ - سر منڈانا یا کتروانا۔

ان واجبات میں سب سے اہم عرفہ کی حاضری ہے - جو کسی وجہ سے عرفات میں حاضر نہ ہو سکا، اس کا حج نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"الحج عرفۃ"

حج عرفات کی حاضری کا نام ہے۔ جو دسویں ذی الحجہ کو طلوع فجر سے قبل تک عرفہ پہنچ جائے اس نے حج پا لیا۔ (مسند احمد)

عمرہ کا بیان

عمرہ اس کو کہتے ہیں کہ حاجی میقات سے عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر مکہ آئے ۔ بیت اللہ کا طواف کرے، صفا و مروہ کی سعی کرے، اس کے بعد بال کتروائے یا منڈوالے اور حلال ہو جائے ۔ بس یہی عمرہ ہے۔ رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔ (مسند احمد)

عورت کا حج

مردوں کی طرح عورتوں پر بھی حج فرض ہے، البتہ عورت کے لئے محرم کی شرط بھی ہے۔ (بخاری)

بچے کا حج

نابالغ بچے یا بچی کا حج جائز ہے، البتہ بچے کا یہ حج فرض نہیں! بچہ جب بالغ ہو اور اس پر حج فرض ہو، تو دوبارہ فرض حج کی نیت سے ادا کرنا ہوگا۔

(بخاری)

- بچے کے تمام ارکان اس کا ولی ادا کرے گا
- بچے کے حج کا ثواب اس کے ولی کو ملے گا

(بخاری)

میت کی طرف سے حج بدل

جو شخص مر چکا ہو اور زندگی میں اس پر حج فرض رہا ہو، یا اس نے حج کی نذر مانی ہو اور پوری کرنے سے پہلے مر گیا ہو، تو اس کا ولی اس کے مال میں سے اس کا نائب ہو کر حج کرے، یا دوسرے سے بھی حج کرا سکتا ہے ۔ اس کا نام حج بدل ہے۔ دونوں صورتوں میں یہ ضروری ہے کہ حجِ بدل کو جانے والا پہلے اپنا حج فرض ادا کر چکا ہو۔ (ابوداؤد)

معذور کی طرف سے حج بدل

جس کے پاس حج کا خرچ ہو، لیکن وہ بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے معذور ہو چکا ہے، تو اس کی طرف سے دوسرا شخص اس کا حج کر سکتا ہے۔ اس کا نام بھی حج بدل ہے، حج بدل کرنے والے کے لئے حاجی ہونا ضروری ہے۔ حج بدل کرنے والا پہلی مرتبہ لبیک میں اس شخص کا نام لے گا، جس کی طرف سے حج کر رہا ہے۔ (ترمذی)

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عورت مرد کی طرف سے، اور مرد عورت کی طرف سے حج کر سکتا ہے۔ (حدیث فضل بن عباسؓ)

عمرۂ بدل

حج کی طرح میت یا معذور مستطیع زندہ کی طرف سے، عمرہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ ابو رزین العقیلیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میرے والد کمزور اور بوڑھے ہیں،

کیا ان کی طرف سے حج اور عمرہ کر سکتا ہوں؟ تو آپؐ نے فرمایا:

"حجّ عن ابيك واعتمر۔"

اپنے باپ کی طرف سے حج کرو اور عمرہ۔" (ترمذی، ابوداؤد)

حج میں مزدوری اور تجارت

حج میں حاجی کے لئے جائز ہے کہ وہ مزدوری کرے یا تجارت کر کے حلال روزی کمائے، مگر حج کو ذریعہ تجارت نہ بنائے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ لوگ حج میں تجارت کرنے سے ڈرتے تھے، تو یہ آیت اتری:

"لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ۔ الآية!"

"یعنی موسمِ حج میں فضلِ الٰہی تلاش کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں۔"

(بخاری ومسلم)

میقات

میقات کی دو قسم ہے، میقات زمانی، میقات مکانی۔

میقات زمانی: ان اوقات کو کہتے ہیں کہ صرف انہی میں حج کیا جا سکتا ہے۔

میقات مکانی: میقات مکانی سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے حج اور عمرہ کا احرام

باندھا جاتا ہے۔ حج اور عمرہ کی نیت سے آنے والے لوگ ان جگہوں میں احرام باندھے بغیر داخل ہوں۔ مکہ کے باہر سے آنے والے تمام حجاج کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب ذیل جگہیں میقات کے لئے مقرر فرمائی ہیں :

۱۔ **ذوالحلیفہ:** اسے آج بیئر علی بھی کہتے ہیں۔ یہ مدینہ منورہ سے ۵ میل دور اور مکہ معظمہ سے چار سو پچاس کیلومیٹر پر ہے۔ مدینہ اور اس راستے سے آنے والے تمام حجاج یہیں سے احرام باندھتے ہیں۔

۲۔ **جحفہ:** یہ مکہ سے ایک سو بتاسی کیلومیٹر دور شمال مغرب میں واقع ہے اور شام اور مصر وغیرہ سے آنے والے حجاج کی میقات ہے اب عام طور پر جحفہ سے قریب "رابغ" سے احرام باندھتے ہیں۔ رابغ مکہ اور مدینہ کے درمیان میں پڑتا ہے۔

قرن المنازل: یہ مکہ معظمہ میں مشرق کی جانب ایک پہاڑی حصہ ہے، جو عرفات سے نظر آتا ہے۔ یہ طائف کی جانب ہے، جو مکہ سے ۹۴ کیلومیٹر دور واقع ہے۔ اب یہ "سیل" کے نام سے مشہور ہے۔

یلملم: یلملم ایک گول پہاڑ ہے، جو سمندر کی سطح سے دو ہزار فٹ بلند ہے اور مکہ سے صرف ۵۴ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے حاجیوں کیلئے یہی میقات ہے۔ اگر جدہ سے گزرنے والے حجاج جدہ سے بھی احرام باندھیں تو کچھ حرج نہیں، اکثر علماء ہند و پاکستان کا فتویٰ بھی یہی ہے۔

احرام

حج کی یونیفارم، احرام ہے۔ احرام حج کا ایک رکن ہے، احرام کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔ (دار قطنی)

بغیر سلی دو صاف ستھری سفید چادروں میں احرام باندھنا چاہیئے۔ احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک چادر تہ بند کی طرح باندھ لے اور دوسری کو اوڑھ لے، لیکن سر کھلا رکھے۔ (بخاری)

ممنوعات احرام

احرام کی حالت میں حسب ذیل چیزیں حرام ہیں :

۱۔ بیوی سے صحبت وغیرہ
۲۔ گندی باتیں

۳۔ لڑائی جھگڑا۔
۴۔ سر منڈوانا، یا بال کتروانا، یا اکھاڑنا۔
۵۔ نکاح کرنا اور نکاح کرانا، یا نکاح کا پیغام دینا۔
۶۔ خوشبو لگانا۔
۷۔ زعفرانی رنگ سے رنگا ہوا کپڑا پہننا۔
۸۔ شکار کرنا یا شکاری کی مدد کرنا۔

حسب ذیل کام احرام کی حالت میں خاص مردوں کے لئے حرام ہیں:

۱۔ سر ڈھانکنا۔
۲۔ پورا چہرہ ڈھانکنا۔
۳۔ کرتا پہننا یا پائجامہ یا عمامہ باندھنا۔
۴۔ ٹوپی پہننا۔
۵۔ موزہ پہننا۔ (بخاری و مسلم)

حسب ذیل کام خاص عورتوں کے لئے حرام ہیں:

۱۔ چہرہ پر نقاب ڈالنا۔
۲۔ دستانہ پہننا۔ (بخاری و مسلم)

فدیہ محرم کے لئے جو باتیں منع ہیں، اگر وہ ان کو احرام کی حالت میں کر ڈالے تو اس پر فدیہ واجب ہوتا ہے۔ فدیہ تین طریقہ پر ادا کیا جاتا ہے:

۱۔ تین دن روزہ رکھنا۔
۲۔ یا تین مسکینوں کو کھانا کھلانا۔
۳۔ یا ایک بکری ذبح کر کے فی سبیل اللہ تقسیم کرنا۔

البتہ احرام کی حالت میں بیوی سے ہمبستری کرنے کا کوئی کفارہ نہیں، ایسی صورت میں حج باطل ہو جاتا ہے۔

احرام کی نیت احرام کی چادر پہن لینے کے بعد میقات پر پہنچ کر عمرہ یا حج، جس کا ارادہ ہو، اس کی نیت اس طرح کرے:

عمرہ کی نیت: "لَبَّيْكَ عُمْرَةً"

حج کی نیت : "لَبَّیْکَ حَجَّۃً"!

تلبیہ احرام باندھنے اور حج یا عمرہ کی نیت کر لینے کے بعد حاجی بار بار لبیک پکارتا ہے، اس کو تلبیہ کہتے ہیں، تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

"لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ" (بخاری ومسلم)

"حاضر ہوں، اے اللہ حاضر ہوں، حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ حاضر ہوں، بیشک سب تعریف اور نعمت اور ملک تیرے لئے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں"!

محرم کے لئے درج ذیل چیزیں مباح ہیں،

(۱) غسل کرنا (۲) سر کھجلانا (۳) سینگی لگوانا (۴) پھول سونگھنا (۵) چھتری یا خیمہ سے سایہ کرنا (۶) کمر بند لگانا (۷) موذی جانور کا مارنا۔ (بخاری)

طواف اور سعی

طواف کہتے ہیں، بیت اللہ کے اردگرد سات چکر لگانا!

طواف کی تین قسم ہے:

۱۔ طوافِ قدوم۔ ۲۔ طوافِ افاضہ۔ ۳۔ طوافِ وداع

۱۔ **طوافِ قدوم**: مکہ میں داخل ہوتے ہی کیا جاتا ہے۔

۲۔ **طوافِ افاضہ**: طوافِ افاضہ کو طوافِ زیارت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ دسویں ذی الحجہ کو کنکری مارنے، قربانی کر لینے اور بال منڈوا لینے کے بعد حلال ہو کر کیا جاتا ہے۔

۳۔ **طوافِ وداع**: جب حاجی حج اور عمرہ سے فارغ ہو کر اپنے گھر واپس جانے کے لئے تیار ہو جائے تو مکہ چھوڑنے سے پہلے آخری کام طوافِ وداع کرنا ہے۔

طواف کا طریقہ حاجی جب میقات سے احرام باندھ کر پہلی بار مکہ میں داخل ہو کر طوافِ قدوم کرے تو اپنا داہنا کندھا کھلا رکھے۔ اور بیت اللہ کے پہلے تین چکروں میں ذرا تیز چلے، باقی دوسرے تمام طوافوں میں اس کی ضرورت نہیں۔

طواف حجرِ اسود کے پاس یا اس کے سامنے سے شروع کرنا چاہیئے۔ وہ اس طرح کہ حجرِ اسود کے پاس آ کر بھیڑ نہ ہو تو اس کو "اللہ اکبر" کہہ کر بوسہ دینا چاہیے۔ اگر منہ سے بوسہ دینا مشکل ہو تو حجرِ اسود کو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چومنا

چاہیئے۔ اگر ہاتھ سے چھونا بھی مشکل ہو، تو اس کے سامنے "اللہ اکبر" کہہ کر ہاتھ سے اشارہ کر دینا چاہیئے۔ ایسا ساتوں چکروں میں کرنا چاہیئے۔

حجرِ اسود کے پاس سے حطیم کی طرف ہو کر بیت اللہ کے سات چکر لگانا چاہئیں۔ چکر لگاتے ہوئے جب رکنِ یمانی کے پاس پہنچے تو اس کو ہاتھ سے چھو لینا چاہیئے اور وہاں سے حجرِ اسود تک یہ دُعا پڑھنی چاہیئے:

"رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"

"اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا"! (البقرۃ: ۲۰۱)

طواف کے درمیان کی دُعاء

طواف کرتے ہوئے ان کلمات کا پڑھنا افضل ہے:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" (ابنِ ماجہ، کتاب المناسک)

"اللہ پاک ہے، سب تعریف اس کے لئے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کسی کا نہ زور ہے نہ قوت۔"

جب چکر پورا کر کے حجرِ اسود کے پاس پہنچے تو اس کو پہلے کی طرح یا تو چوم لینا چاہیئے یا ہاتھ لگا کر ہاتھ چوم لینا چاہیئے، ورنہ اس کے سامنے اشارہ کر دینا چاہیئے۔ ہر بار ایسا کرتے وقت اللہ اکبر کہنا چاہیئے۔ اس طرح جب سات چکر پورے ہو جائیں تو طواف پورا ہو گیا۔

مقامِ ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز

طواف کے بعد مقامِ ابراہیمؑ کے پاس، جہاں بھی جگہ مل جائے، دو رکعت نماز پڑھی جائے۔ مقامِ ابراہیمؑ کے پاس دعا مانگنی چاہیئے۔

صفا و مروہ کی سعی

طواف کے بعد صفا پہاڑی سے سعی شروع کرنی چاہیئے۔ سعی کہتے ہیں تیز چلنے کو، جس کا طریقہ یہ ہے کہ صفا پہاڑ کے اوپر جا کر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے تین بار بلند آواز سے "اللہ اکبر" کہہ کر یہ دُعا پڑھی جائے:

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ

عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ ۔"

(ابنِ ماجہ کتاب المناسک)

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں۔ ملک اسی کا ہے اور اسی کے لئے حمد و تعریف ہے، وہ ہر بات پر قادر ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے ۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تمام جماعتوں اور ٹولیوں کو اس نے شکست دی ۔"

دعا پڑھ کر مروہ کی طرف تیز چل کر جائے، جب سبز نشان پر پہنچے تو دوسرے سبز نشان تک رفتار اور تیز کر دے ۔ مروہ پر پہنچ کر جو دعا اور تکبیر صفا پر پڑھی تھی، وہی مروہ پر بھی پڑھے۔ اس صفا و مروہ کی دوڑ سات بار کرے، اس طرح کہ صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کرے ۔

عمرہ کرنے والا حاجی اس کے بعد بال کترواکر یا منڈواکر احرام کھول دے، اس کا عمرہ پورا ہوگیا۔ اب وہ حلال ہوگیا۔

حج کا طریقہ

حجِ تمتع کا احرام ۸ ذی الحجہ کو صبح اپنی قیام گاہ سے باندھا جاتا ہے غسل اور طہارت کے بعد احرام کی چادر پہن کر حج کی نیت سے بلند آواز کے ساتھ ایک مرتبہ " لَبَّیْکَ حَجَّۃً " کہے ۔ اور اگر دوسرے کی طرف سے حجِ بدل کرنا ہے تو " لَبَّیْکَ حَجَّۃً عَنْ فُلَانٍ " کہے، یعنی میں فلاں کی طرف سے حج کر رہا ہوں اور اس آدمی کا نام لے ۔ سواری یا پیدل، جس طرح بھی ہو، چل کر لبیک پکارتا ہوا منیٰ جائے ۔

منیٰ میں دن بھر رہے اور لبیک پکارتا رہے ۔ منیٰ میں چار رکعت والی نمازیں دو رکعت قصر کر کے پڑھے ۔

منیٰ میں کثرت سے ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن کرتا رہے اور لبیک بھی کہتا رہے ۔

عرفات کی حاضری

نویں ذی الحجہ کو صبح منیٰ سے لبیک پکارتا ہوا عرفات جائے ۔ عرفات کی حاضری حج کا رکنِ اعظم ہے، وہاں امامِ حج کا خطبہ سُنے اور جماعت کے ساتھ ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں ایک ساتھ قصر کر کے پڑھے پھر جبلِ رحمت کے سامنے یا اپنے خیمے میں بیٹھ کر دن ڈوبنے تک دعاء مانگے عرفات کے میدان میں دن ڈوبنے تک رہ کر دعا مانگنا حج کا سب سے بڑا رکن ہے ۔ اسی کو عرفات کی حاضری

کہتے ہیں۔

مزدلفہ میں رات گزارنا دن ڈوب جانے کے بعد عرفات سے مزدلفہ واپس آنا چاہیئے۔ مزدلفہ پہنچ کر سب سے پہلے مغرب کی تین رکعت اور اس کے بعد فوراً عشاء کی نمازِ قصر صرف دو رکعت اور وتر پڑھ کر سو جانا چاہیئے۔ صبح اٹھ کر فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر دیر تک دعاء مانگنی چاہیئے۔

تنبیہ: بہت سے حجاج مزدلفہ کی رات کو شب قدر کی طرح جاگ کر گزارتے ہیں، جو سنت کے خلاف ہے۔ یہاں عشاء کی نماز کے بعد سو جانا ہی سنت ہے۔

منیٰ کیلئے واپسی اور شیطان کو کنکری مارنا دسویں ذی الحجہ کو بعد نمازِ فجر جب خوب روشنی ہو جائے تو دن نکلنے سے پہلے حاجی مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوں۔ منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے بڑے شیطان یعنی جمرۂ کبریٰ کو سات کنکری ماریں۔ یہ کنکریاں راستے ہی میں کہیں سے چن لی جائیں جو چنے کے دانے کے برابر ہوں۔

کنکری مارنے کا طریقہ اور وقت دسویں ذی الحجہ کو دن نکلنے کے بعد کنکری ماری جائے۔ اس دن صرف بڑے شیطان کو کنکری ماری جائے۔ صرف سات کنکری ماری جائے، کنکری مارتے وقت ہر مرتبہ "اللہ اکبر" کہنا چاہیئے۔ جو لوگ بیمار یا کمزور ہوں، اسی طرح بچوں اور عورتوں کی طرف سے کوئی دوسرا شخص کنکری مارے۔ کنکری الگ الگ سات مرتبہ پھینکی جائے، ساتوں کنکریاں ایک ہی مرتبہ نہیں پھینکی جائیں گی۔ شیطان کو گالی نہیں بکنی چاہیئے۔ کنکری چنے کے دانے کے برابر ہو۔ جوتا، چپل، پتھر یا کوئی دوسری چیز ہرگز نہ پھینکی جائے۔

ہدی ذبح کرنا کنکری مارنے کے بعد تمتع اور قران کرنے والے حاجی اپنی ہدی ذبح کریں۔ آج کل اسلامی بینک جدہ کی طرف سے ہدی کے ذبح کرنے کا معقول انتظام کر دیا گیا ہے، لہٰذا جو حاجی بینک کو جانور کی قیمت دے چکے ہوں، وہ کنکری مار کر احرام کھول دیں۔

بال منڈوانا یا کترانا حلال ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ حاجی اپنے سر کے بال منڈوائے یا کتروائے اور احرام کے کپڑے کے بجائے غسل کر کے